البقرۃ: 44 [تالیف: بنت عبدالشکور]

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

(کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے؟)

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ (کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو)

اَلْبِر (ب رر) ← نیکی کرنا، بھلائی کرنا -
اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے نیک کام کرنا، جیسے: اللہ کی عبادت، والدین کی خدمت، اچھے اخلاق، عدل و انصاف، انسانیت کی خدمت...

یہاں اُن لوگوں کو ڈانٹا جا رہا ہے جو دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہیں لیکن اُس پر خود عمل نہیں کرتے - دوسرے کو کہتے ہیں کہ ہمیں حق کا ساتھ دینا ہے -
بنی اسرائیل کے علماء لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے کہتے تھے کہ حق کا ساتھ دینا چاہیے، اچھے اچھے کام کرنے چاہیے، آخری نبی جب آئے گا تو اُس کا ساتھ دو -
لیکن جب نبی ﷺ تشریف لائے تو وہ دوسروں کو جو وعظ و نصیحت کرتے تھے، اُسے بھول گئے - انھوں نے خود حق کا ساتھ نہیں دیا - جو باتیں وہ اپنی عوام کو سمجھاتے تھے، اُس پر خود عمل نہیں کرتے تھے -
اِس آیت کا پہلا معنی بنی اسرائیل کے سیاق و سباق (Context) میں ہے اور دوسرا معنی ہم سب کے لیے ہیں - کیونکہ قرآن ہمارے لئے بھی آئینہ ہے کہ ہم بھی اپنے آپ کو دیکھیے کہ کہیں ہمارا رویہ بھی انہی کی طرح تو نہیں -
ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جن نیکیوں کا حکم ہم دوسروں کو دے رہے ہیں اور جن بُرائیوں سے ہم دوسروں کو روک رہے ہیں، اُس پر ہم خود عمل کر رہے ہیں یا نہیں - مثلاً دوسروں کو اگر کہتے ہیں کہ سچ بولو، وعدہ خلافی نہ کرو... تو خود بھی سچ بولو، وعدہ خلافی نہ کرو -

الصف: 3-2 ← "اے ایمان والوں! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے؟ اللہ کے نزدیک یہ بہت سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو -"

قیامت کے دن اُن لوگوں کو سخت سزا ملے گی جن کے پاس علم تھا اور وہ دوسروں کو تو وعظ و نصیحت کرتے تھے، تقریریں دیتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے -

بخاری: - قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اُس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی، اور وہ اُن کے گرد ایسے چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے - لوگ پوچھیں گے: کیا تم ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور بُرائی سے نہیں روکتے تھے؟ وہ کہے گا: ہاں، میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود نہیں کرتا تھا، اور بُرائی سے روکتا تھا مگر خود اُس کا ارتکاب کرتا تھا -"

اِس لیے جو شخص دوسروں کو نیکی کی دعوت دے، اُسے سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے - اِس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان صرف اسی نیکی کا حکم دے سکتا ہے جس پر وہ ہر حال میں خود مکمل عمل کر رہا ہو - بلکہ شریعت نے بعض حالات میں فرق رکھا ہے - مثلاً غریب شخص دوسروں کو حج کی ترغیب دے سکتا ہے، اگرچہ اُس پر ابھی حج فرض نہیں کیونکہ وہ مالی استطاعت نہیں رکھتا - اِسی طرح فقیر شخص لوگوں کو زکاۃ ادا کرنے کی نصیحت کر سکتا ہے، اگرچہ اُس کے پاس نصاب کے برابر مال نہیں - لیکن اگر کوئی شخص دوسروں کو نیکی کی نصیحت کرتا ہے، مگر خود جان بوجھ کر اُس پر عمل نہیں کرتا اور اپنی اصلاح کی کوشش بھی نہیں کرتا، تو وہ اِس حدیث کی وعید میں داخل ہو سکتا ہے - سلف کا طریقہ یہ تھا کہ وہ خیر کی دعوت دیتے تھے اور ساتھ اپنے اعمال کا محاسبہ بھی کرتے تھے -

وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ (حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو / حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو)

تم اللہ کی نازل کردہ کتاب [تورات] پڑھتے ہو، اُس میں اللہ کے احکام بھی پڑھتے ہو، اور یہ بھی جانتے ہو کہ علم پر عمل کرنا فرض ہے، پھر بھی خود اس پر عمل نہیں کرتے (اگر یہ بنی اسرائیل کے سیاق و سباق میں لے) -

یہ صرف بنی اسرائیل کو ہی نہیں بلکہ ہر شخص کے لیے تنبیہ ہے جو قرآن یا دینی علم حاصل کرے لیکن اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے -
قرآن صرف تلاوت کے لیے نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے کے لیے نازل ہوئی -

مسلم: - اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ (قرآن تمہارے حق میں بھی حجت بنے گی اور تمہارے خلاف بھی)

یعنی جو شخص قرآن پر ایمان لائے، اُسے سمجھے اور اُس کے مطابق عمل کرے، قرآن قیامت کے دن اُس کے حق میں گواہی دے گا - اور جو اُس کے احکام کو جاننے کے باوجود اُن پر عمل نہ کرے یا اُن کی مخالفت کرے، قرآن اُس کے خلاف حجت بن جائے گا -

أَفَلَا تَعْقِلُونَ (کیا تم پھر عقل سے کام نہیں لیتے -)

یہاں آخر میں أَفَلَا تَعْقِلُونَ کہا گیا، أَفَلَا تَعْلَمُونَ نہیں کہا گیا کیونکہ انھیں اِن تمام باتوں کا علم تو تھا لیکن عقل استعمال نہیں کر رہے تھے - اِسے عقل بھی تسلیم نہیں کرتی کہ جو نصیحت ہم دوسروں کو کرے اُس پر جان بوجھ کر خود عمل نہ کرے -

کیا تم نہیں سمجھتے کہ:
1> جس بات کی دعوت دیتے ہو، سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنا چاہیے؟
2> اللہ کے نزدیک قول اور عمل میں تضاد سخت ناپسندیدہ ہے؟
3> صرف علم حاصل کرنا کافی نہیں، بلکہ علم کے مطابق عمل کرنا بھی ضروری ہے؟
4> ایسا علم جس پر عمل نہ کیا جائے، انسان کے لئے نقصان اور قیامت کے دن اُس کے خلاف حجت بن سکتا ہے؟

سبق: -
1> مومن کا قول اور عمل میں تضاد نہیں ہونے چاہیں -
2> دوسروں کو اچھے کاموں کا حکم دینا ایک مستقل ذمہ داری ہے اور خود اچھے کام کرنا ایک الگ ذمہ داری ہے - ہمیں دونوں کام بہتر انداز میں کرتے رہنا چاہیے -

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)